احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 12 نومبر 2009ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 12 نومبر 2009ء 23 ذیقعد 1430 ہجری 12 نبوت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 256

وحدانیت کا درخت

ایک ہندو لالہ بشن داس رسول اللہؐ کی تعریف میں لکھتے ہیں۔ ''وحدانیت کا ننھا سا بیج عرب کے ریگستان میں ایسا بویا کہ بجائے پانی کے اپنے خون جگر سے ایسا سینچا کہ آج وہ اتنا بڑا درخت ہوگیا ہے کہ اس کی شاخیں چار دانگ عالم میں پھیل گئی ہیں اور کروڑہا روحیں اس کے سایہ میں بیٹھ کر ایک سچے خدا کی عبادت کا نہایت ہی لذیذ پھل کھا رہی ہیں۔ جس عزت وتوقیر اور مان عزت تعظیم وتکریم۔ صدق ارادت اور پریم کے ساتھ خاتم الانبیاء محمد صاحبؐ کا نام لیا جاتا ہے کسی دیگر پیغمبر، پیر، ولی، گورو، رشی اور نبی کا ہرگز نہیں لیا جاتا۔ جو اخوت پیغمبر اسلام نے قائم کی ہے کوئی نہیں کرسکا۔ جس مضبوط چٹان پر اسلام کی بنیاد حضرت ممدوح (ﷺ) نے رکھی ہے وہ کسی کو ملا ہے اور نہ ملے گا۔ یہ ساری باتیں اس امر کا یقینی ثبوت ہیں کہ حضرت محمد صاحبؐ غیر معمولی طاقتوں والے غیر معمولی انسان تھے اور نوع انسان کی اصلاح کیلئے خدا کے فرستادہ تھے۔''

(اخبار زمیندار۔ بحوالہ: برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ 28)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بغیر اس کے کہ خدائے واحد لاشریک اور یوم آخرت پر ایمان لایا جاوے نجات نہیں ہوسکتی اور اللہ پر پورا ایمان تبھی ہوسکتا ہے کہ اُسکے رسولوں پر ایمان لاوے۔ وجہ یہ کہ وہ اس کی صفات کے مظہر ہیں اور کسی چیز کا وجود بغیر وجود اُس کی صفات کے بپایۂ ثبوت نہیں پہنچتا۔ لہٰذا بغیر علم صفات باری تعالیٰ کے معرفت باری تعالیٰ ناقص رہ جاتی ہے کیونکہ مثلاً یہ صفات اللہ تعالیٰ کے کہ وہ بولتا ہے سنتا ہے پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ رحمت یا عذاب کرنے پر قدرت رکھتا ہے بغیر اس کے کہ رسول کے ذریعہ سے اُن کا پتہ لگے کیونکر اُن پر یقین آسکتا ہے اور اگر یہ صفات مشاہدہ کے رنگ میں ثابت نہ ہوں تو خدا تعالیٰ کا وجود ہی ثابت نہیں ہوتا تو اِس صورت میں اس پر ایمان لانے کے کیا معنی ہوں گے اور جو شخص خدا پر ایمان لاوے ضرور ہے کہ اُس کے صفات پر بھی ایمان لاوے اور یہ ایمان اُس کو نبیوں پر ایمان لانے کے لئے مجبور کرے گا۔ کیونکہ مثلاً خدا کا کلام کرنا اور بولنا بغیر ثبوت خدا کی کلام کے کیوں کر سمجھ آسکتا ہے اور اس کلام کو پیش کرنے والے مع اس کے ثبوت کے صرف نبی ہیں۔

پھر یہ بھی واضح ہو کہ قرآن شریف میں دو قسم کی آیات ہیں ایک محکمات اور بیّنات جیسا کہ یہ آیت............ یعنی جو لوگ ایسا ایمان لانا نہیں چاہتے جو خدا پر بھی ایمان لاوے اور اس کے رسول پر بھی اور چاہتے ہیں کہ خدا کو اس کے رسولوں سے علیحدہ کر دیں اور کہتے ہیں کہ بعض پر ہم ایمان لاتے ہیں اور بعض پر نہیں یعنی خدا پر ایمان لاتے ہیں اور رسولوں پر نہیں یا بعض رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض پر نہیں اور ارادہ کرتے ہیں کہ بین بین راہ اختیار کر لیں یہی لوگ واقعی طور پر کافر اور پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ یہ تو آیات محکمات ہیں جن کی ہم ایک بڑی تفصیل ابھی لکھ چکے ہیں۔

دوسری قسم کی آیات متشابہات ہیں جن کے معنے باریک ہوتے ہیں اور جو لوگ راسخ فی العلم ہیں اُن لوگوں کو اُن کا علم دیا جاتا ہے اور جن لوگوں کے دِلوں میں نفاق کی بیماری ہے وہ آیات محکمات کی کچھ پروا نہیں رکھتے اور متشابہات کی پیروی کرتے ہیں اور محکمات کی علامت یہ ہے کہ محکمات آیات خدا تعالیٰ کے کلام میں بکثرت موجود ہیں اور خدا تعالیٰ کا کلام اُن سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور اُن کے معنے کھلے کھلے ہوتے ہیں اور اُن کے نہ ماننے سے فساد لازم آتا ہے مثلاً اسی جگہ دیکھ لو کہ جو شخص محض خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اُس کے رسولوں پر ایمان نہیں لاتا اُس کو خدا تعالیٰ کی صفات سے منکر ہونا پڑتا ہے۔ مثلاً ہمارے زمانہ میں برہمو جو ایک نیا فرقہ ہے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں مگر نبیوں کو نہیں مانتے وہ خدا تعالیٰ کے کلام سے منکر ہیں اور ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ سنتا ہے تو بولتا بھی ہے۔ پس اگر اس کا بولنا ثابت نہیں تو سُننا بھی ثابت نہیں۔ اس طرح پر ایسے لوگ صفات باری سے انکار کر کے دہریوں کے رنگ میں ہو جاتے ہیں اور صفاتِ باری جیسے ازلی ہیں ویسے ابدی بھی ہیں اور ان کو مشاہدہ کے طور پر دکھلانے والے محض انبیاء علیہم السلام ہیں اور نفی صفات باری نفی وجود باری کو مستلزم ہے۔ اِس تحقیق سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے لئے انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا کس قدر ضروری ہے کہ بغیر اُن کے خدا پر ایمان لانا ناقص اور ناتمام رہ جاتا ہے۔

﴿حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 ص 173﴾

سارے کنبے کو سنا دیں

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا

جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہنچے اس پر فرض ہے کہ گھر میں جا کر اپنے کنبے کی عورتوں کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سناوے۔ اور ذہن نشین کر دے اور جو عورت خواندہ ہو اس پر بھی لازم ہے کہ ایسا ہی کرے۔

اشتہار ﴿بد رسوم کی ممانعت﴾

آج ہم کھول کر باآواز کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے، یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین (حق) کی راہ اختیار کی جائے۔ اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اس کے رسولؐ نے ہدایت کی ہے اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں۔ اور ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔ اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں.

...... ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ شادیوں میں صد ہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عندالشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 87)

﴿مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء﴾

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 15 نومبر 2009ء کو آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ ان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مقابلہ مقالہ نویسی 10-09ء بعنوان ''سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل''

برائے مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

(زیر اہتمام قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

قواعد

☆عنوان مقالہ ''سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل''

☆مقالہ کے الفاظ 25 ہزار سے کم نہ ہوں اور 40 ہزار سے زائد نہ ہوں۔الفاظ کی پابندی ضروری ہے۔ بصورت دیگر مقالہ مقابلہ میں شامل نہ ہوگا۔

☆مقالہ نگار اپنے الفاظ کی تعداد کو مقالہ کے شروع میں نمایاں طور پر تحریر کریں۔

☆جن کتب کا حوالہ دیا جائے اُن کے مصنفین، کتاب کا نام، شائع کرنے والے ادارے کا نام، ایڈیشن، سن اشاعت، جلد اور صفحہ نمبر کا ذکر ضرور کیا جائے۔حوالہ جات کو درست اور نمایاں طور پر تحریر کیا جائے۔

☆کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوشخط تحریر کریں۔دائیں طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھیں۔

☆مقالہ جمع کرانے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2010ء ہے۔مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے۔

☆اس مقابلہ میں مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کے ممبران شریک ہوں گے۔

☆مقالہ نگار پہلے صفحہ پر مقالے کا عنوان، اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت، مکمل پوسٹل ایڈریس بمعہ فون نمبرز، اپنی تنظیم اور مجلس کا نام نمایاں طور سے صاف اور خوشخط تحریر کریں۔

☆مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کے اراکین اپنے مقالہ جات قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان (ربوہ) کو بھجوائیں۔

☆مقالہ لکھنے والے اراکین کی راہنمائی کے لئے ذیلی عناوین اور امدادی کتب کی فہرست دی جارہی ہے۔ تاہم مقالہ نویس ان کتب کے علاوہ مزید کتب سے بھی استفادہ کرسکتے ہیں۔مقالہ تحریر کرتے وقت قیادت تعلیم کی طرف سے دیئے گئے ذیلی عناوین کی پابندی لازمی ہے۔

☆مقالہ نویس مقالہ مرکز میں جمع کروانے سے قبل ایک کاپی اپنے پاس رکھ لیں۔مرکز میں جمع شدہ مقالہ واپس نہیں دیا جائے گا۔

☆مقالہ نویس اراکین کے لئے تمام قواعد کی پابندی لازمی ہے۔

☆انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

اوّل: ماڈل منارۃ المسیح + کتب+سند امتیاز+ 15 ہزار روپے نقد انعام

دوم: ماڈل منارۃ المسیح + کتب+سند امتیاز+10 ہزار روپے نقد انعام

سوم: ماڈل ستارہ احمدیت+ کتب+سند امتیاز+ 5 ہزار روپے نقد انعام

ان تین انعامات کے علاوہ دس انعامات حسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والوں کو انعامی کتب اور سند امتیاز کی صورت میں دیئے جائیں گے۔مقابلہ میں شرکت کرنے والے تمام اطفال کو سندِ شرکت بھی دی جائے گی۔

ذیلی عناوین

1-حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا خاندانی پس منظر

2-آپ کا بچپن اور تعلیم

3-تحصیل علم کے لئے آپ کا سفر رامپور و بھوپال

4-سفر حرمین شریفین و مدینہ منورہ

5-بھیرہ میں درس و تدریس اور مطب کا آغاز

6-ریاست جموں وکشمیر میں ملازمت

7-حضرت مسیح موعود سے غائبانہ تعارف اور زیارت

8-دعویٰ مسیحیت پر ایمان اور قادیان میں مستقل سکونت

9-خلافت کی ذمہ داریاں اور استحکام خلافت کیلئے اقدامات

10-حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا عشق قرآن

11-حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا عشق رسولؐ

12-حضرت مسیح موعود کے ساتھ آپ کا بے مثال عشق

13-تحریرات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں آپ کا بلند مقام

14-تحریکات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل

15-آپ کی علالت اور وفات

امدادی کتب

1-حضرت مسیح موعود کی درج ذیل کتب میں آپ کا ذکر موجود ہے:
فتح اسلام-آسمانی فیصلہ-نشان آسمانی-ازالہ اوہام-آئینہ کمالات اسلام-برکات الدعا-ضمیمہ انجام آتھم-ضرورۃ الامام۔

2-مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین از اکبر شاہ جہاں نجیب آبادی صاحب

3-حیات نور از شیخ عبدالقادر صاحب فاضل (سوداگرمل)

4-تاریخ احمدیت-جلد سوم

5-روشنی کا سفر از صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ

6-سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

مضامین الفضل

2، 27 ستمبر 1955ء- 11/اپریل 1954ء-16 ستمبر 1955ء-12/اکتوبر 1955ء-یکم اپریل 1951ء- 23مارچ 1951ء- 27/اپریل 1963ء-7جولائی 1959ء-20، 24جنوری 1928ء-30 نومبر 1923ء-30مارچ 1914ء-29اگست، 8 ستمبر 1954ء- 4جولائی 1954ء-23جون 1954ء-12 نومبر 1948ء-11,9 ستمبر 1948ء-26,19اکتوبر 1948ء-8جون 1951ء-21 ستمبر 1949ء-28اگست 1948ء-9/اکتوبر 1956ء-15/اپریل 1951ء-24,22 مئی 1956ء-6,5/اکتوبر 1956ء-2دسمبر 1948ء-7جون، 5 ستمبر 1951ء-26فروری 1952ء-7 ستمبر 1948ء- 6دسمبر 1950ء-25 ستمبر 1956ء-11دسمبر 1956ء-5مارچ 1939ء-12مارچ 1937ء-28فروری 1941ء-13نومبر 1937ء-14مارچ 1946ء-16 مئی 1940ء-10 ستمبر 1913ء-2جولائی 1913ء-23مارچ 1914ء-20، 27جنوری، 17 فروری، 30مارچ، 18، 24/اپریل، 19 مئی 1949ء-

روزنامہ الفضل کا خصوصی نمبر بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء

رسائل

ماہنامہ انصاراللہ کا خصوصی شمارہ-مئی، جون 2008ء بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی

ماہنامہ خالد-مئی 1986ء، ماہنامہ مصباح مئی 1986ء

ماہنامہ (''انصاراللہ''۔''خالد''۔''مصباح''۔''تشحیذ الاذہان'')

تحریک جدید کے سال نو کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 6 نومبر 2009ء کو خطبہ جمعہ کے ذریعے تحریک جدید کے سال نو (76) کے افتتاح کا اعلان فرمادیا ہے۔

سال گزشتہ جو 31 اکتوبر کو اختتام پذیر ہوا اس میں جملہ جماعتوں کی قابل قدر قربانیوں نیز بین الاقوامی موازنہ میں جماعت ہائے پاکستان کو اولیت کا مقام حاصل کرنے پر اظہار خوشنودی فرمایا ہے اور نئے سال کیلئے جماعتی روایات کے مطابق پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی دعوت دی ہے۔

اندریں صورت عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ سال نو کے وعدہ جات نمایاں اضافہ کے ساتھ اپنے پیارے امام کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے جلد از جلد مرکز میں پہنچانے کا اہتمام فرمائیں اور مسابقت الی الخیرات کے عظیم الشان ثواب سے بہرہ ور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ہانگ کانگ پی ایچ ڈی فیلوشپ

سکیم 2010-11

ریسرچ گرانٹس کونسل آف ہانگ کانگ نے پی ایچ ڈی فیلوشپ 2010-11ء کا اعلان کیا ہے یہ فیلوشپ تقریباً تیس ہزار امریکن ڈالر سالانہ ہے اور اس کا دورانیہ تین سال پر مشتمل ہے نیز دس ہزار ڈالر کانفرنس اور ریسرچ سے متعلق سفری اخراجات کیلئے دیئے جائیں گے۔ یہ کل 135 فیلوشپ 2010-11ء میں پی ایچ ڈی کیلئے دیئے جائیں گے۔مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ Visit کریں۔

www.rgc.edu.hk/hkphd

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم دسمبر 2009ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ❁ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ❁ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) ❁ قیمت 5 روپے

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

وقف جدید کا قیام

اوراس کی غرض وغایت

وقف جدید الٰہی تحریک ہے اس کے ذریعہ مثیل اولیاءاللہ پیدا ہوں گے۔

دلوں میں جذبہ خدمت لبوں پہ پیار کے گیت
یہی ہے دولت وارفتگان وقف جدید

سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی کے بابرکت دور کی انتہائی بابرکت آخری تحریک ہدیہ تبریک کا نام وقف جدید ہے۔

9 جولائی 1957ء وہ خوشیوں بھرا دن تھا کل عالم میں عید سعید کی تقریبات اپنے جوبن پر تھیں۔ کروڑوں انسان یادحضرت اسماعیلؑ وحضرت ابراہیمؑ میں جانوروں کو قربان کرنے کے لئے تیار بیٹھے تھے اور کروڑوں جانور بھی جنہیں بڑی محنت، شوق اور لگن سے پالا پوسا تھا اوران کی حفاظت وصحت کا خیال رکھا گیا تھا۔ اپنی اپنی قربان گاہوں کی طرف رواں دواں اور رب کے نام پر ذبح ہونے جارہے تھے۔

عام عید

دنیا میں بسنے والے نوجوان لمحہ بہ لمحہ اس انتظار میں تھے کہ آج نماز عید پڑھنے عیدگاہوں میں قطار اندر قطار جائیں گے۔ نماز عید ہوگی، جشن ہوگا، خوشیاں ہوں گی، چہروں پر مسکراہٹیں ہوں گی، عید سعید کی پُروقار تقاریب ہوں گی۔ دوست احباب ہوں گے، عید کی مبارکبادیں ہوں گی، خوشیوں سے اچھلتے کودتے جذبات سے سرشار ہوکر بغلگیر ہوں گے بس یہی عید ہوگی۔

آج دنیا بھر میں آباد دین حق کو ماننے والے، نوجوان اس انتظار میں تھے کہ آج پھر ہماری زندگیوں میں عید کے پُرمسرت لمحات آنے والے ہیں۔ نوجوانوں کی امنگیں، جوش اور ولولے انگڑائیاں لئے جارہے تھے کہ آج عید پُرسعید کے یادگاری لمحات میں ہماری تمناؤں، خواہشوں اور امیدوں کی تکمیل ہونے جارہی ہے، جانور ذبح ہوں گے، تحفہ وتحائف کا تبادلہ ہوگا، ساجن بیلی آئیں گے، محافل سجیں گی، گپ شپ ہوگی، ڈھول ڈھمکا ہوگا، قسماں قسم کے کھانے ہوں گے، نئے خوبصورت قیمتی لباس ہوں گے اور بس عید ہو جائے گی اور عید کے ساتھ ہی خوشیاں کافور، پھر اگلے سال عید کا انتظار۔

اس روز یہی حال احوال بچیوں، لڑکیوں اور عورتوں کا تھا۔ ذہن میں یہی خیال، یہی جذبات، یہی امنگیں، یہی امیدیں ٹھاٹھیں مار رہی ہوں گی کہ اب سے چند لمحات بعد عید قرباں پڑھنے، عیدگاہوں، بیوت الذکر، پارکوں اور سنٹرز میں عید نماز پڑھیں گی۔ علماء قربانی کے مسائل، جانوروں کے خصائل، قربانی کے گوشت کا مصرف، کھالوں کے استعمال کے مقامات کا اعلان کریں گے، بس عید پڑھتے ہی گھروں میں واپسی ہوگی اور تقریبات کی ریل پیل ہوگی۔ سہیلیاں، سکھیاں اور ہمجولیاں بصد شوق قطار در قطار آئیں گی، فیشن کی باتیں ہوں گی، کپڑوں کی بناوٹ و سجاوٹ کی تعریفیں، بالوں کے سٹائل اور سج دھج کی باتیں، زیورات، ہارسنگھار، کنگن اور چوڑیوں کی چھنا چھن کی آوازیں ایک دوسرے کو اپنی طرف متوجہ کریں گی۔ مہندی، غازہ اور خوشبوؤں کی مسحوریت، فضاؤں کو معطر کرے گی۔ سکھیاں ہنسی مذاق، دل لگی اور قصے کہانیاں سنیں سنائیں گی، قہقہوں، تالیوں کی آوازوں کی گونجیں کانوں کو مسرور ومحظوظ کریں گی اور یہی ہماری عید، یہی خوشی، یہی انتہاء بس عید عید ہوجائے گی۔

آج کے روز بچے اپنی دنیا و جہاں میں مست، اذہان میں سوٹ، بوٹ، گڑیا، پٹولے، مٹھائیاں، ٹافیاں، چاکلیٹ اور عید گفٹ اور کھلونوں میں گم سم اور ناچ کود میں مگن بس یہی ان کی عید تھی جس کا وہ بڑی شدت سے انتظار کررہے تھے۔

خوشیوں بھری نرالی عید

لیکن آج بانی وقف جدید کے ذہن میں فرضی، رسمی اور روایتی عید کی بجائے ایک عظیم الشان، ارفع مقام عید تھی، اس سے قبل ایسی عید پوری تاریخ عالم میں نہ منائی گئی اور نہ ہی ایسی عید کسی کے ذہن میں آئی۔

آپ کے ذہن میں پلے پوسے، بنے سنورے، صحت مند اونٹوں، بیلوں، مینڈھوں اور بکروں کی جانوں کی قربانی اور نذرانے کا خیال نہ تھا بلکہ انسانی خواہشوں، نفسانی تمناؤں اور نفوس کو قربان کرنے کا لازوال و بے مثال منصوبہ تھا جو صرف عید قربان کے تین دن میں ختم نہ ہونا تھا بلکہ یہ بابرکت سلسلہ قیامت تک چلتے چلے جانا تھا۔ اس لئے آپ نے اس عیدالاضحیہ کے عظیم الشان اجتماع کے تاریخی موقع پر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی مثال پیش کرتے ہوئے اس طریق قربانی کو زندہ رکھنے کے لئے نوجوانان احمدیت کو خدمت دین کی اس نہایت ہی متبرک تحریک کی جانب مدعو فرمایا اور تحریک وقف جدید کا اعلان فرمایا کہ وقف جدید صوفیاء پیدا کرے گی۔

حضرت مصلح موعود خطبہ عید الاضحیٰ 9 جولائی 1957ء میں فرماتے ہیں:۔

......خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوان افریقہ کے جنگلات میں بھی کام کررہے ہیں۔ مگر میرا خیال یہ ہے کہ اس ملک میں بھی اس طریق کو جاری کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں۔ وہ اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کریں تا کہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ......کو تعلیم دینے کا کام کرسکیں۔ وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہوچکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے، سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لوگ آگے نہ آئے اور حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ، حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ اور حضرت فرید الدین صاحب شکرگنجؒ جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہوجائے گا۔

(الفضل 6 فروری 1958ء)

وقف جدید کا پس منظر

اولیاء کرام وصوفیاء عظام نے دنیا بھر میں پیغام حق پہنچانے کے لئے اپنے خاندان، اہل و عیال، دوست احباب اور وطنوں کو صرف خدا تعالیٰ کی خاطر خیر باد کہا اور مسافرانہ وغریبانہ حالت میں دربدر پھر کر خدا تعالیٰ کے پیارے دین متین کی اشاعت کرتے رہے اور رسول پاک ﷺ کی سیرۃ اور پیاری تعلیم کا پرچار کرتے رہے۔ لوگوں کے دلوں کو نور حق سے منور کرتے رہے اور انہیں پاک وجودوں کی بدولت دنیا میں دین پھلتا پھولتا رہا۔

چونکہ کوئی منظّم اور باقاعدہ انتظام نہ تھا کہ تمام اولیاء اللہ وصوفیاء کسی تنظیم کے ماتحت ہوکر ایک ہی سربراہ کی ہدایت پر بندگان خدا کو ہدایت کرتے بلکہ یوں ہوتا کہ اولیاء وصوفیاء الگ الگ اپنے شاگرد و تلامذہ پیدا کرتے اور اجازت لے کر کسی جنگل، باڑ، دیہات یا شہر میں چلے جاتے وہاں ڈیرے لگالیتے اور رشد وہدایت کا سلسلہ جاری رکھتے اور اس طرح صوفیاء کرام کے کئی روحانی سلسلے وجود میں آگئے۔

تاہم کل بزرگان کا مقصد وحید ایک ہی تھا۔ اسی سلسلہ کو حضرت بانی وقف جدید المصلح الموعود نے ایک منظّم طریق عطا فرمایا اور اس سلسلہ کو خلافت احمدیہ کے بابرکت سایہ کے تابع کردیا اور ان روحانی سلسلہ جات کی دوریاں ختم ہوکر اتحاد پیدا ہوگیا۔ آپ نے وقف جدید کی اساس اس بات پر اٹھائی کہ آئندہ وقف جدید کے ماتحت اس طرز پر کام کیا جائے۔ جس طرح صوفیاء عظام نے کام کئے اور غیر اقوام کے دل خدا کے لئے جیت لئے۔ اب یہ کام وقف جدید کے کارکنان کے ذریعے ہوگا۔

نئے وطن آباد کریں

صوفیاء کرام کے کارناموں کو مدنظر رکھتے ہوئے جیسے انہوں نے محنت شاقہ سے ویرانیوں کو آباد کیا حضرت مصلح موعود نے جماعت کے نوجوانوں کو وقف جدید کے ماتحت کل عالم میں نئے مرکز یعنی مثیل ربوہ و قادیان بنانے کے لئے ارشاد فرمایا:۔

”...... پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔ وہ صدرانجمن احمدیہ یا تحریک جدید کے ملازم نہ ہوں۔ بلکہ اپنے گزارہ کے لئے وہ طریق اختیار کریں جو میں انہیں بتاؤں گا اور اسی طرح آہستہ آہستہ دنیا میں نئی آبادیاں قائم کریں اور طریق آبادی یہ ہوگا کہ وہ حقیقی طور پر تو نہیں ہاں معنوی طور پر ربوہ اور قادیان کی محبت اپنے دلوں سے نکال دیں اور باہر جا کر نئے ربوے اور نئے قادیان بسائیں۔ ابھی اس ملک کے کئی علاقے ایسے ہیں جہاں میلوں میل تک کوئی بڑا قصبہ نہیں وہ جا کر کسی ایسی جگہ بیٹھ جائیں اور حسب ہدایت وہاں لوگوں کو تعلیم دیں، لوگوں کو قرآن کریم اور حدیث پڑھائیں اور اپنے شاگرد تیار کریں جو آگے اور جگہوں پر پھیل جائیں اس طرح سارے ملک میں وہ زمانہ دوبارہ آجائے گا جو پرانے صوفیا کے زمانے میں تھا۔ (الفضل 6 فروری 1958ء)

گزشتہ زمانہ کے اولیاءاللہ وصوفیاء کرام کی سیرۃ و سوانح کا مطالعہ کرنے سے بخوبی علم ہوجاتا ہے کہ ان خدارسیدہ بزرگوں نے راہ خدا میں اپنا تن، من، دھن لگا دیا۔ دنیا چھوڑ کر صرف دین کے ہوگئے اور خدا تعالیٰ کا پیارا دین بانٹتے پھرے۔ روحانی لحاظ سے ان ویرانوں اور بیابانوں کا رخ کیا جو ظاہری لحاظ سے آباد تھے لیکن باطنیت و روحانیت مرچکی تھی۔ اس راہ درویشی میں اپنے مولیٰ کی خاطر ستائے گئے، ماریں کھاتے رہے، خوار ہوئے، مگر اپنے کام کو جاری رکھا اور اپنے مشن میں کامیاب رہے۔ تاہم ایک مرکز اور ایک ہی ہاتھ کے تابع نہ ہونے کے باعث ایک دوسرے سے رابطہ کمزور رہا، اس لئے تسلسل پیدا نہ ہوسکا۔

حضرت المصلح الموعود نے وقف جدید کی صورت میں باقاعدہ اس نظام کو مضبوط بنیادوں پر قائم فرمایا اور اسے استقلال بخشا اور راہنمائی فرمائی اور ایک اعلیٰ شان مربوط سکیم دی۔ ان نقوش پر کام کرنے کے لئے احمدی نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

”دیکھو ہمت والے لوگوں نے پچھلے زمانے میں بھی کوئی کمی نہیں کی۔ یہ دیوبند ایسے ہی لوگوں کا قائم کیا ہوا ہے۔ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ کی ہدایت کے ماتحت یہاں درس وتدریس کا سلسلہ شروع کردیا تھا اور آج سارا ہندوستان ان کے علم سے منور ہورہا ہے۔

سو آج بھی زمانہ ہے کہ ہمارے وہ نوجوان جن میں اس قربانی کا مادہ ہو کہ وہ اپنے گھربار سے علیحدہ رہ سکیں، بے وطنی میں ایک نیا وطن بنائیں اور پھر آہستہ

آہستہ اس کے ذریعہ سے تمام علاقہ میں نور......اور نور ایمان پھیلائیں، اپنے آپ کو اس غرض کے لئے وقف کریں۔ میرے نزدیک یہ کام بالکل ناممکن نہیں، بلکہ ایک سکیم میرے ذہن میں آرہی ہے۔ اگر ایسے نوجوان تیار ہوں جو اپنی زندگیاں تحریک جدید کو نہیں بلکہ میرے سامنے وقف کریں اور میری ہدایت کے ماتحت کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ خدمت ......کا ایک بہت بڑا موقع اس زمانہ میں ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے زمانہ میں تھا یا جیسا کہ حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ اور دوسرے صوفیاء و اولیاء کے زمانہ میں تھا"۔ (الفضل 6 فروری 1958ء)

صوفیاء کا اسوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے گزشتہ صوفیاء کرام کے شاندار کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"یہ سارے کے سارے لوگ اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔ درحقیقت ہر زمانہ کا فرستادہ اور خداتعالیٰ کا مقرب بندہ اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ تھے (باقی انبیاء اپنے اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ تھے) سید احمد صاحبؒ سرہندی اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ تھے اور حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ تھے۔ پھر دیوبند کے جو بزرگ تھے وہ اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ تھے۔ اپنے پیچھے ایک نیک ذکر دنیا میں چھوڑا ہے، ہمیں اس کی قدر کرنی چاہئے، اسے یاد رکھنا چاہئے اور اس کی نقل کرنی چاہئے"۔

(خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ 9 جولائی 1957ء بحوالہ 17 دسمبر 2002ء الفضل)

حضرت مصلح موعود نے وقف جدید کی بنیاد رکھتے ہوئے جن آٹھ صوفیاء کرام کا تذکرہ بیان فرمایا ان کے نام نامی واسم گرامی درج ذیل ہیں۔

1۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ
2۔ حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ
3۔ حضرت مسعود فریدالدین صاحب گنج شکرؒ
4۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ
5۔ حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ
6۔ حضرت سید شاہ اسماعیل صاحب شہیدؒ
7۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ
8۔ حضرت سید احمد سرہندی صاحبؒ

(خطبات وقف جدید ص 44-52)

صاحب خوارق وکرامات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا لوگ ہوتے رہے جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان دکھلا کر ان کو ہدایت دیتا رہا ہے۔ جیسا کہ سید عبدالقادر جیلانی اور ابوالحسن خرقانی اور ابویزید بسطامی اور جنید بغدادی اور محی الدین ابن العربی اور ذوالنون مصری اور معین الدین چشتی اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی اور فریدالدین پاک پٹنی اور نظام الدین دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ، اسلام میں گزرے ہیں اور ان لوگوں کا ہزارہا تک عدد پہنچا ہے اور اس قدر ان لوگوں کے خوارق علماء اور فضلاء کی کتابوں میں منقول ہیں کہ ایک متعصب کو باوجود سخت تعصب کے آخر ماننا پڑا ہے کہ یہ لوگ صاحب خوارق وکرامات تھے"۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 92,91)

دین کی بنیادیں مضبوط کیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے حضرت سید احمد صاحب بریلوی کی ہدایت کے ماتحت یہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا تھا......حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ نے اپنے شاگردوں کو ملک کے مختلف حصوں میں بھجوایا جن میں سے ایک ندوہ کی طرف بھی آیا۔ پھر ان کے ساتھ اور لوگ مل گئے اور ان سب نے اس ملک میں دین (اسلام) کی بنیادیں مضبوط کیں۔

(روزنامہ الفضل 6 فروری 1958ء)

مہلک تمباکو کیوں پیا جاتا ہے؟

غم اور دکھ درد کے احساس سے لاحق ہونے والی ذہنی پستی اور دباؤ زندگی کو وبال بنا دیتی ہے۔ انسان ماضی میں بھی اس کا شکار تھا اور دور حاضر میں بھی اس شکنجے میں جکڑا ہوا ہے۔ ماضی میں اس نے مختلف نشوں سے اس کا علاج کیا۔

تمباکو کا نشہ اس وقت سے آج تک انسان کے گلے پڑا ہے، بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ اس کا استعمال کم ہونے کی بجائے بڑھتا ہی جارہا ہے۔ نئی دنیا یعنی امریکہ سے لائے اس نشے کو اب دنیا کا بدترین اور مہلک ترین نشہ قرار دے دیا گیا ہے۔ کسی اور نشے کے برخلاف ساری دنیا میں لوگوں کو اس سے دور رکھنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

سگریٹ کی ہر ڈبیا پر حکومت کی جانب سے لکھا ہوتا ہے کہ "تمباکو نوشی صحت کے لئے مضر ہے" لیکن اس کے باوجود لوگ اس کے تیزی سے عادی ہورہے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ وہ اس کے ذریعے سے اپنے تفکرات اور پریشانیوں سے نجات پانا چاہتے ہیں۔ اس سے اک گونہ بے خودی تو حاصل ہوجاتی ہے اور لوگ اپنی ہر فکر کو دھوئیں میں اڑا کر زندگی بسر کرتے ہیں لیکن اس سے صحت و زندگی کو پہنچنے والے نقصانات پر غور نہیں کرتے۔

مشرقی ملکوں میں تمباکو کو، بیڑی، چلم، چرٹ اور حقے کی صورت میں پیا جاتا تھا۔ مغرب میں جزائر غرب الہند بالخصوص کیوبا میں اس کے خشک پتے لپیٹ کر سگار کی صورت میں پیئے جاتے تھے، لیکن پہلی جنگ عظیم کے بعد سگریٹ کی ایجاد ہوئی جو بڑی تیزی سے عام ہوتی چلی گئی اور سگار صرف متمول لوگوں کے سامان تعیش میں شامل رہ گیا ہے۔

طب کے مطابق سگریٹ کئی مہلک امراض کا سب سے سستا اور آسانی سے دستیاب نسخہ ہے، جسے طب جدید مہلک دوا (ڈرگ) قرار دے چکی ہے کیونکہ اس سے پھیپھڑوں کا سرطان لاحق ہوتا ہے۔

اس کی مقبولیت کی وجہ اس کا مہلک جز نکوٹین ہے جسے ہیروئن سے بھی زیادہ خطرناک نشہ قرار دے دیا گیا ہے۔ بلکہ طبی ماہرین اسے الکحل اور کوکین سے بھی زیادہ مہلک قرار دیتے ہیں۔

مختلف جائزوں نے ثابت کر دیا ہے کہ دن میں صرف چار سگریٹ پینے سے نکوٹین کا نشہ، پینے والوں کو زندگی بھر کے لئے اپنا غلام بنا لیتے ہیں اور جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتے، یہی غلط عادت اور تصور دنیا بھر میں نوجوانوں کو اس کا عادی بنا رہا ہے۔

کئی طبی مطالعوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ تمباکو پینے والے بیمار اور معذور ہو کر جان کی بازی ہار جاتے ہیں۔ تمباکو نوشی سرطان کے علاوہ قلب کے امراض کا ایک یقینی سبب ہوتا ہے، بلکہ اب اسے مرض ذیابیطس کا بھی ایک سبب سمجھا جانے لگا ہے۔ اس کا دھواں سگریٹ نوش کے علاوہ صرف دھواں سونگھنے والوں کے لئے بھی مضر و مہلک ثابت ہوتا ہے۔

خواتین کی تمباکو نوشی ان کے علاوہ ان کے جنم لینے والے بچے کو بھی متاثر کرتی ہے۔ اس کا استعمال کرنے والے کا چہرہ روکھا پھیکا اور بے رونق ہو جاتا ہے۔ دانت، مسوڑھے، آنکھیں، ناک، حلق، جلد اور خون بھی اس کی سمّیت یا زہریلے اثرات کی زد میں آجاتے ہیں جس سے صحت کے کئی مسائل پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس کی ہلاکتیں ماضی میں بھی عام تھیں اور آج بھی یہ بڑھ رہی ہیں۔

ڈپریشن سے نجات کے لئے پی جانے والی سگریٹ تازہ تحقیق کے مطابق ڈپریشن کم کرنے کے بجائے مزید بڑھا دیتی ہے۔ سگریٹ نہ پینے والوں کے مقابلے میں سگریٹ نوش ڈپریشن کے بہت زیادہ شکار رہتے ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ دنیا میں ہونے والی پانچ اموات میں سے ایک موت تمباکو نوشی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اموات کی بڑھتی ہوئی اس شرح نے انسانیت کو فکر وتشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ دنیا میں یہ مہلک عادت مرد وخواتین میں تیزی سے عام ہورہی ہے اس کے عادی افراد میں سے بہت کم بڑی ہمت کر کے ہی اس سے اپنا گلا چھڑاتے ہیں۔

عالمی ادارۂ صحت کے مطابق

☆ دنیا میں ہر سال 5.4 ملین افراد تمباکو نوشی کی وجہ سے ہلاک ہوتے ہیں۔ اندازاً ہر چھ سیکنڈ بعد دس میں سے ایک کی موت تمباکو نوشی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

☆ تمام تمباکو کا استعمال کرنے والوں سے نصف کی موت اسی کی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔

☆ تمباکو دنیا میں موت کا سبب بننے والے آٹھ امراض میں سے چھ امراض کے خطرے کا سبب ہوتا ہے۔

☆ 20 ویں صدی میں 100 ملین اموات تمباکو نوشی کی وجہ سے واقع ہوئی تھیں۔ یہی رجحان جاری رہنے کی صورت میں 21 ویں صدی میں تمباکو کی وجہ سے 1 بلین اموات واقع ہوسکتی ہیں۔

☆ 2030ء تک تدارک نہ کرنے کی صورت میں تمباکو سے ہونے والی اموات 8 ملین سالانہ ہوجائیں گی اور ان میں سے 80 فیصد ترقی پذیر ملکوں میں واقع ہوں گی۔

☆ دنیا کے تقریباً نصف بچے تمباکو کے دھوئیں سے آلودہ ہوا میں سانس لیتے ہیں۔

☆ تمباکو کی وبا ترقی پذیر ملکوں میں منتقل ہورہی ہے۔

☆ عالمی ادارۂ صحت کے اندازوں کے مطابق 1.1 بلین افراد تمباکو نوش ہیں۔ ان میں سے ایک تہائی کی عمر کا اوسط 15 سال یا اس سے زیادہ ہے۔ اندازوں کے مطابق ترقی یافتہ ملکوں کے تقریباً 200 ملین مرد اور 100 ملین خواتین تمباکو نوش ہیں، جبکہ ترقی پذیر ملکوں میں 700 ملین مرد اور 100 خواتین تمباکو نوش ہیں۔

تمباکو نوشی صحت کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ دنیا اس سے پہلے کسی نشے سے ایسے خطرے سے کبھی دوچار نہیں ہوئی تھی۔ دنیا کے کئی ملکوں نے اپنے عوام کو پبلک مقامات میں تمباکو کے دھوئیں سے محفوظ رکھنے کے لئے قوانین نافذ کئے ہیں۔

دنیا میں تمباکو نوشوں کا اوسط

ملک	فی صد
چین	30فی صد
پاک وہند	11.3فی صد
انڈونیشیا	4.8فی صد
جاپان	2.8فی صد
ترکی	1.7فی صد
امریکہ	4.5فی صد
برازیل	1.9فی صد
روس	4.8فی صد
جرمنی	1.8فی صد
دیگر	34.4فی صد

(ہمدرد صحت ستمبر 2008ء)

مکرم عبدالہادی ناصر صاحب

حضرت مولانا ظہور حسین صاحب بخارا

بطور استاد

نصف صدی سے کچھ زائد عرصہ بیت گیا کہ یہ عاجز 1954ء کی ایک خوشگوار صبح کو جامعہ احمدیہ میں داخلے کیلئے حاضر ہوا جو ان دنوں احمد نگر میں تھا۔ میرا احمد نگر جانے کا یہ پہلا موقعہ تھا۔ مقامی لوگ مجھے اجنبی لگے۔ پنجابی زبان ہم سے کچھ مختلف لہجے میں بولتے تھے۔ عورتیں کالے کپڑے پہنے دودھ کے برتن سروں پر رکھے ہوئے رواں دواں تھیں۔ میں سوچنے لگا کہ جامعہ احمدیہ کس جگہ بنایا گیا ہے۔ لاہور سے نکل کر ایک بالکل نیا ماحول دیکھا۔ القصہ لوگوں سے جامعہ احمدیہ کا پتہ پوچھ کر جامعہ پہنچ گیا۔ جونہی جامعہ میں داخل ہوا تو ماحول یکدم بدل گیا۔ جس طرح کہ بادل چھٹ جائیں اور دھوپ نکل آئے۔ طلباء صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے اور بہت مہذب طریقہ سے مؤدب بیٹھے ہوئے بہت اچھے لگے۔ ایسا لگتا تھا کہ یہاں ایک اپنی دنیا آباد ہے۔ جامعہ کیا تھا مٹی کے کچے کمرے تھے۔ بعض کلاسیں اندر تھیں اور بعض دیوار کے سایہ میں باہر بیٹھی ہوئی تھیں۔

ان دنوں قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری جامعہ احمدیہ کے پرنسپل تھے، ان سے میری یہ پہلی ملاقات تھی۔ بہت محبت سے ملے۔ مجھے داخل کر کے از راہ شفقت مجھے اپنے ساتھ لے کر درجہ اولیٰ میں چھوڑنے آئے جو اس وقت باہر سایہ میں بیٹھی تھی۔ اس وقت مولانا ظہور حسین صاحب طلباء کو صرف ونحو پڑھا رہے تھے۔ گویا کہ مولانا صاحب جامعہ میں میرے پہلے استاد تھے۔ قاضی صاحب نے مولانا موصوف کو فرمایا کہ مولوی صاحب یہ آپ کا نیا طالب علم آیا ہے۔ مولانا نے میرا نام پوچھا اور پھر اپنے پاس بٹھالیا۔ آپ اس وقت طلباء سے فعل مضارع کی گردان سن رہے تھے۔ طالب علم فر فر گردان سنا رہے تھے۔ میں نے پہلے کبھی صَرف ونحو نہیں پڑھی تھی۔ یہ دیکھ کر میرا دل بیٹھ گیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ یاالٰہی یہ دقیق علم مجھے کیسے حاصل ہوگا۔ پہلے دن پہلی کلاس نے ہی مجھے دلبرداشتہ کر دیا۔ دو تین دن اسی ادھیڑ بن میں رہا۔ مولانا بھانپ گئے کہ مجھے صرف ونحو میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ ایک دن مغرب کے وقت مولانا ہوسٹل میں میرے کمرے میں تشریف لائے۔ مجھے بڑی محبت سے دلاسہ دیا کہ فکر نہ کرو میں تمہاری مدد کروں گا۔ تمہارے لئے صرف ونحو آسان ہو جائے گی۔ لہٰذا مجھے ہوسٹل آ کر زائد وقت دے کر انہوں نے اس مضمون میں میری مدد کی اور جلد ہی کلاس کے ساتھ چل پڑا۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

آج جب کہ ایک عرصہ بیت گیا۔ استاذی المکرّم مولانا ظہور حسین صاحب کے ذکر کے ساتھ وہ سب اساتذہ مجھے یاد آ گئے جن سے اکتساب علم کیا تھا۔ یوں لگتا ہے جیسے کل کی بات ہو۔ ان کی آوازیں عالم تصور میں سننے کی کوشش کرتا ہوں تو ان کی آوازیں کانوں میں گونج اٹھتی ہیں۔ استاذی المکرّم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی پرشوکت آواز اب بھی سن رہا ہوں۔ پُرشوکت آواز میں منطق فلسفہ پڑھا رہے ہیں۔ منطق کی Defination دہرا رہے ہیں۔ مِن وعَن وہی الفاظ جو پچاس سال پہلے سنے تھے ذہن میں ارتعاش پیدا کر رہے ہیں۔ صورت و ہیولیٰ کی بحث جاری ہے۔ قضیہ موجبہ سالبہ کی تشریح اب بھی جوں کی توں ذہن میں ابھر رہی ہے۔

مولانا سردار ظفر محمد ظفر صاحب جو کہ عربی ادب نظم کے استاد تھے جو اپنی مترنم آواز میں متنبّی اور حماسہ پڑھاتے تھے یاد آ گئے۔ انہوں نے کبھی کتاب ہاتھ میں نہیں پکڑی تھی۔ آپ کو متنبّی اور حماسہ کے اشعار یاد تھے۔ قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر بھی پڑھاتے تھے۔ اپنی مخصوص دلکش آواز میں تلاوت کرتے جو دل کو مسحور کر دیتی۔ اب بھی ان کی وہ مخصوص طرز ذہن میں مستحضر ہے۔ آیات کے اچھوتے نکات بیان کرتے کہ مزہ آ جاتا۔ آپ اردو، عربی، فارسی تینوں زبانوں کے قادر الکلام شاعر تھے۔

پھر ابوالحسن قدسی صاحب جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کے فرزند تھے وہ بھی عربی نثر کے استاد تھے۔ کم گو، زاہد بزرگ تھے۔ فارسی، اردو، عربی زبانوں کے قادر الکلام شاعر تھے۔ آپ کا اکثر وقت لائبریری میں گزرتا۔ مکرم مفتی ملک سیف الرحمٰن صاحب فقہ کے استاد تھے اور فقہ میں یدِ طُولیٰ رکھتے تھے۔ صرف ونحو اور تفسیر کے بھی استاد تھے۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب جو عربی ادب اور انشاء کے استاد تھے۔ مصر میں آپ نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی۔ مولانا حکیم خورشید احمد صاحب حدیث کے استاد تھے۔ علم حدیث میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ مولانا ظہور حسین صاحب کی یاد کے ساتھ مجھے دوسرے اساتذہ بھی یاد آ گئے۔ ضمناً جن کا میں نے ذکر کر دیا ہے اگر خدا نے چاہا تو تفصیل کے ساتھ ان کے متعلق لکھوں گا۔

جب ہم ان اساتذہ سے علم حاصل کر رہے تھے کبھی ان کے بارہ میں سوچا نہ تھا کہ وہ کتنے عظیم ہیں۔ اب جبکہ ان اساتذہ کو دیکھتے ہیں تو اب اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا قد اتنے سال گزرنے کے باوجود اتنا نمایاں ہے جیسے پہاڑ اپنی بلندی میں اپنی سطح سے نمایاں نظر آتے ہوں۔ سو کتنے نازاں ہوں گے ان کے شاگرد جن کے یہ بے لوث، بے غرض اور شفیق استاد رہے ہوں گے۔ اللہ ان سب کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیّین میں جگہ عطا فرمائے۔

میں اس وقت مولانا ظہور حسین صاحب کی زندگی کے بارہ میں ان کے ایک طالب علم کی حیثیت سے کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ مولانا نہ صرف مولوی فاضل تھے اور ایک اچھے استاد بلکہ ہاکی کے بہت اچھے کھلاڑی بھی تھے۔ آپ اکثر اس بات کا ذکر کرتے تھے کہ میں اُن دنوں میچ کھیلنے کیلئے امرتسر بھی جایا کرتا تھا اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب میرے ساتھ کھیلنے کیلئے جاتے اور وہ بھی بہت اچھی ہاکی کھیلتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ بہت اچھے تیراک بھی تھے۔ میرے یہ شفیق استاد نہ صرف اپنے شاگردوں کی عزت کرتے تھے بلکہ ان کے والدین کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے ایک دن میرے والد محترم لاہور سے ربوہ مجھے جامعہ ملنے تشریف لائے۔ انہوں نے میرے اساتذہ سے ملاقات کی۔ میری پڑھائی کے متعلق ان سے میری رپورٹ لی۔ مولانا نے تسلی بخش رپورٹ دی اور پھر رات کے کھانے کی دعوت بھی دی۔ میرے والد صاحب مولانا صاحب کے اس اخلاق سے بہت متاثر ہوئے۔ میرے والد صاحب کے ساتھ ان کی یہ پہلی ملاقات تھی۔ میرے والد صاحب کہا کرتے تھے کہ تم کتنے خوش نصیب ہو کہ تمہاری زندگی ان بزرگ اور شفیق اساتذہ کے درمیان گزر رہی ہے۔ یقیناً یہ بات سچ تھی۔ دن رات ان کی نگرانی میں اپنے جوانی کا زمانہ گزارا۔ اب جب میں غور کرتا ہوں تو یوں نظر آتا ہے کہ جیسے ہمیں جوانیوں کے ہیجان کا کوئی احساس تک نہ ہوا۔

میں نے مولانا کو دیکھا کہ باوجود گھٹنے کی درد کے ہمیشہ بیت الذکر میں پانچ وقت کی نماز پڑھتے تھے۔ آپ سوز وگداز سے نماز ادا کرتے۔ سراپا عجز وانکساری کی تصویر اپنے محبوب حقیقی کے حضور بنی رہتی اور ساری نماز میں شروع سے آخر تک یہ حالت طاری رہتی۔ استاذی المکرّم کو قرآن کریم کے ساتھ بہت عشق تھا۔ میں نے دیکھا کہ ہر سال رمضان میں دوسرے علماء کے ساتھ بیت الذکر مبارک میں قرآن کریم کا درس دیتے۔ لوگ بڑے اہتمام سے آپ کا درس سنتے۔ درس کے دوران جب آیات کی تفسیر کرتے تو آپ درثمین کلام محمود اور دیگر شعراء کے شعر بھی حسب حال پڑھتے۔ اس لئے بھی آپ کا درس پسند کیا جاتا۔ میں نے آپ کا مستعمل قرآن دیکھا ہے آپ نے قرآن کریم کی تین جلدیں جلد ساز سے بنوا رکھی تھیں۔ قرآن کریم کے ہر ورق کے بعد سفید کاغذ رکھوائے ہوئے تھے، جب بھی کوئی نیا نکتہ ملتا تو اس پر درج کر لیتے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ آپ سورۃ طٰہٰ کا درس دے رہے تھے۔ درس کے درمیان ایک موقع پر خدا تعالیٰ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مکالمہ بیان کر رہے تھے کہ

''اے موسیٰ یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا۔ اس نے کہا یہ میرا عصا ہے میں اس پر سہارا لیتا ہوں اور اس کے ذریعے اپنی بھیڑ بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔''

مولانا صاحب نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے صرف اتنا پوچھا تھا کہ اے موسیٰ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کو تو چاہئے تھا کہ وہ اتنا جواب دیتے کہ یہ عصا ہے لیکن انہوں نے اس کی تفصیل بیان کرنی شروع کر دی۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنے محبوب حقیقی کے ساتھ کلام کرنے کا موقع سمجھا تاکہ اسی بہانے اپنے محبوب سے دیر تک ہمکلام ہوں۔

اگلے دن جب مولانا کلاس میں تشریف لائے تو میں نے از راہ تفنن آپ سے پوچھا کہ کل جو آپ نے درس دیا تھا۔ آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ضمن میں ایک شعر پڑھا تھا۔ وہ تو عشقیہ شعر تھا۔ آپ نے اس موقع پر کیونکر پڑھ دیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ شعر عشق حقیقی سمجھ کر پڑھتے ہیں اور دوسروں کے سمجھنے کا اپنا انداز ہے اور ہمارا سمجھنے کا انداز اپنا ہے۔ مولانا صاحب نے درست فرمایا تھا کہ ہم اپنے انداز سے سمجھتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ ربوہ کا ابتدائی نقشہ

1955ء کے بعد جامعہ احمدیہ ربوہ میں منتقل ہو گیا تھا۔ جامعہ احمدیہ جلسہ سالانہ کے لنگر خانہ میں منتقل ہوا۔ لنگر خانہ کے تنوروں کو پُر کیا گیا۔ تنوروں پر چھت چھپر کی تھی۔ جو کچی مٹی کے ستونوں پر ڈالی گئی تھی اس میں کلاسیں لگتی تھیں۔ یہاں کلاسوں کے درمیان کوئی حد بندی نہیں تھی۔ بے در و دیوار کچے ستونوں پر ڈالی گئی تھی۔ سردیوں میں سردی بغیر روک ٹوک کے حملہ آور رہتی۔ کمبل اپنے گرد لپیٹ کر جس کو پنجابی میں ''بُکل'' کہتے تھے۔ طلباء کلاسوں میں بیٹھے رہتے اور پھر گرمیوں میں لُو اپنا جوبن دکھاتی۔ لنگر کے وہ چھوٹے چھوٹے کچے کمرے جن میں اناج وغیرہ رکھا جاتا تھا ہمارا ہوسٹل بنایا گیا۔ ان دنوں ربوہ میں بجلی نہیں آئی تھی۔ مٹی کے تیل کے دیے جلاتے تھے۔ رات گرمیوں میں لیمپ کی روشنی میں پڑھتے۔ ایک ہاتھ میں پنکھا ہوتا تھا جو پڑھائی کے دوران متواتر چلتا رہتا تھا۔ یہ تو سردی اور گرمی کا حال تھا۔ برسات میں یہ حال ہوتا کہ بارش دو گھنٹے برستی تو تین گھنٹے بارش ہمارے کمروں کے اندر برستی۔ چھت ہمارے قد سے ایک فٹ اونچی تھی۔ جب بارش ہمارے کمروں کے اندر برستی تو سب سے پہلے جن چیزوں کو ہم سمیٹتے وہ ہماری کتابیں اور ہماری کاپیاں ہوتیں جن میں ہم نے نوٹ لکھے ہوتے تھے رضائیوں اور کمبلوں میں لپیٹ کر چارپائی پر بیٹھے رات گزارتے اور گیلے ہو جاتے۔ اگر اب بھی جامعہ احمدیہ میں وہ پرانی کتابیں جو ہم پڑھا کرتے تھے آب خوردہ ہوں تو ہماری ان دنوں کی غمازی کرتی ہیں جن دنوں ہم اور وہ ایک ساتھ بھیگا کرتے تھے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ان دنوں پلاسٹک نہیں نکلا تھا اگر ہوگا بھی تو وہ کمیاب ہوگا۔ اگر مل جاتا تو کم از کم ہماری کتابیں ہی محفوظ رہتیں۔ آج کل طلباء جامعہ احمدیہ کو یہ باتیں عجیب محسوس ہوں گی۔ خدا کے فضل سے آج کے طلباء جامعہ کو خوبصورت عمارت میسر ہے، رہنے کیلئے آرام دِہ کمرے، بجلی اور پنکھے دستیاب ہیں۔ میں نے آج سے ساٹھ سال پہلے کے جامعہ کا

ذکر کیا ہے کہ اس وقت کے طلباء اور اُس وقت کے اساتذہ کی کیسی حالت تھی۔ اور اب کیسی ہے۔ ع

چراغِ زندگی ہوگا فروزاں ہم نہیں ہوں گے

میں نے اپنے دور کے جامعہ کا نقشہ اس لئے کھینچا ہے تا کہ علم ہو جائے کہ ان اساتذہ نے کتنی قربانیاں کی ہیں۔ اُن دنوں قادیان سے ہجرت کے بعد مالی تنگی تھی۔ انہوں نے بڑے حوصلے سے نیز ان کے اہل و عیال نے بڑے صبر سے کام لیا۔ خدا تعالیٰ نے ان بزرگوں کی قربانیوں کو ضائع نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ قربانی کی لاج رکھتا ہے۔ زمانہ گواہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کی اولادوں کو نوازا۔

استاذی المحترم مولانا ظہور حسین صاحب ہمارے ہوسٹل کے ٹیوٹر بھی تھے۔ ہماری پڑھائی کی نگرانی کیلئے رات گئے تک ہوسٹل میں رہتے تھے۔ انتہائی سردیوں میں آپ ہوسٹل کے طلباء کی پڑھائی کی نگرانی کرتے۔ سب کمروں میں حاضر ہوتے اور پھر آپ اس چھپر کے نیچے جو بے در و دیوار تھا میں بیٹھ کر نگرانی کرتے۔ میرا کمرہ اس چھپر کے قریب تھا۔ ایک رات کا واقعہ ہے کہ میں پانی لینے کیلئے باہر نکلا۔ رات بہت اندھیری تھی۔ میں نے چھپر میں سے آواز سنی جیسے مولانا کسی سے بات کر رہے ہوں۔ میں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ اتنی رات گئے آپ کس سے باتیں کر رہے ہیں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپ آہستہ آہستہ ٹہل رہے ہیں اور کوئی دوسرا آدمی نہیں۔ مولانا کو میری موجودگی کی مطلقاً کوئی خبر نہیں ہوئی۔ میں نے سننے کی کوشش کی کہ آپ بہت تضرع سے اپنے خدا سے مخاطب ہیں کچھ میں سن سکا اور کچھ کی سمجھ نہ آئی۔ جس کی سمجھ آئی یہ تھی کہ اے خدا میں تیرا شکر گزار بندہ ہوں۔ تو نے مجھ پر بہت سے فضل کئے ہیں جن کا شکریہ ادا کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں اور بعض الفاظ میں نہ سمجھ سکا۔ اس حالت کو صوفی مراقبہ کی حالت کہتے ہیں۔ آپ بہت الحاح سے نماز پڑھتے اور پھر انہیں دعا کی حالت میں گڑگڑاتے دیکھا۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے ان کی اولاد کو نواز دیا ہے۔

مولانا ظہور حسین صاحب 1957ء میں جامعہ احمدیہ سے ریٹائر ہوئے۔ ان کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ ان دنوں طلباء جامعہ احمدیہ یونین کا میں نائب صدر تھا۔ طلباء جامعہ احمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے میں نے الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس جذباتی تھا۔ ایڈرس کے بعد مجھے گلے ملے اور ہم نے اشکبار آنکھوں سے اپنے شفیق استاد کو الوداع کہا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد سالہا سال ملاقات رہی۔ بہت ہی محبت سے ملتے اور دعائیں دیتے۔

استاذی المکرم کو اک زمانہ گزر گیا مگر ان کی شفقتیں، محبتیں آج بھی نہیں بھولیں اور آج بھی وطن سے دور اس ہنگامہ خیز شہر نیویارک میں آپ کو یاد کر کے لکھ رہا ہوں۔

❁❁❁❁❁

مکرم محمد زکریا ورک صاحب ....

مسلمانوں کی ایجادات

زکریا الرازی پہلا آپٹومیٹرسٹ تھا جس نے بصارت فکر اور تحقیقی انہماک سے نتیجہ اخذ کیا کہ آنکھ کی پتلی روشنی ملنے پر ردعمل ظاہر کرتی ہے۔ الرازی نے اپنے علمی شاہکار کتاب الحاوی میں گلاؤ کوما کی تفصیل بھی بیان کی۔ اس نے چیچک پر دنیا کی پہلی کتاب ''الجدری والحصبہ'' لکھی جس میں اس نے چیچک اور خسرہ میں فرق بتایا تھا۔ اس نے سب سے پہلے طبی امداد (فرسٹ ایڈ) کا طریقہ جاری کیا تھا۔ اس نے عمل جراحی میں ایک آلہ نشتر (Seton) بنایا تھا۔ اس نے ادویاء کے درست وزن کے لئے میزان طبعی ایجاد کیا۔ یہ ایسا ترازو ہے جس سے چھوٹے سے چھوٹا وزن معلوم کیا جا سکتا ہے۔ سائنس روم میں یہ اب بھی استعمال ہوتا ہے۔ الکحل بھی رازی نے ایجاد کی تھی۔

طبی تاریخ میں سنگ میل

طبیب اعظم زکریا الرازی پہلا انسان ہے جس نے جراثیم (Bacteria) اور تعدیہ (Infection) کے مابین تعلق معلوم کیا جو طبی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ بغداد میں کس مقام پر ہسپتال تعمیر کیا جائے تو اس نے تجویز کیا کہ جہاں ہوا میں لٹکا گوشت دیر سے خراب ہو اسی مقام پر ہسپتال تعمیر کیا جائے۔ الرازی نے ہی طب میں الکحل کا استعمال شروع کیا۔ اس نے حساسیت اور مناعت (Allergy & Immunology) پر دنیا کا سب سے پہلا رسالہ لکھا۔ اس نے حساسی ضیق النفس (Allergic Asthma) دریافت کیا۔ اسی نے ہے فیور (Hay Fever) دریافت کیا تھا۔

خارش کے کیڑے

ابوالحسن طبری دنیا کا پہلا طبیب ہے جس نے خارش کے کیڑوں (Itch-Mite) کو دریافت کیا تھا۔

سیاروں کی گردش

کوپرنیکس سے صدیوں پہلے شام کے سائنسدان علاء الدین ابن شاطر نے تیرھویں صدی میں اس سائنسی مشاہدہ کا انکشاف کیا تھا کہ سورج اگرچہ آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے مگر اس کے باوجود زمین سورج کے گرد گردش کرتی ہے۔ علم ہیئت میں ابن شاطر کی متعدد دریافتوں کا سہرا مغربی سائنسدانوں کے سر باندھا جاتا ہے جیسے سیاروں کی گردش کے بارہ میں بھی سب سے پہلے دعویٰ ابن شاطر نے کیا تھا مگر اس کا کریڈٹ کیپلر کو دیا جاتا ہے۔

آلہ اصطرلاب

اصطرلاب کا آلہ اگرچہ یونان میں ایجاد ہوا تھا مگر اس کا سب سے زیادہ استعمال اور اس میں قابل قدر اضافے سب سے زیادہ مسلمانوں نے کئے۔ مسلمانوں نے درجنوں قسم کے اصطرلاب بنائے جو ایک ہزار سال گزرنے کے باوجود ابھی تک برطانیہ، امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک کے عجائب گھروں میں محفوظ ہیں۔ لاہور میں جو اصطرلاب بنائے گئے وہ شکاگو کے ایڈلر میوزیم (Adler) میں راقم الحروف نے خود دیکھے ہیں۔ اصطرلاب ستاروں کو تلاش کرنے اور ان کا محل وقوع کا تعین کرنے کا آلہ ہے۔ اس کے ذریعے لوگ صحرا یا سمندر میں راستہ تلاش کرتے تھے نیز اس کے ذریعہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کا وقت بھی معلوم کیا جاتا تھا۔ شہرہ آفاق اسٹرانومر عبدالرحمٰن الصوفی نے دسویں صدی میں اصطرلاب کے ایک ہزار فوائد گنوائے تھے۔

عینک کے شیشے

علم بصریات پر دنیا کی سب سے پہلی اور شاہکار تصنیف کتاب المناظر ابن الہیثم نے لکھی تھی۔ (Age of Faith, Will Durant) کروی اور سلجمی (Spherical/Parabolic) آئینوں پر اس کی تحقیق بھی اس کا شاندار کارنامہ ہے۔ اس نے لینز کی میگنی فائنگ پاور کی بھی تشریح کی تھی۔ اس نے اپنی خراد پر آتشی شیشے اور کروی آئینے (Curved Lenses) بنائے۔ حدبی عدسوں پر اس کی تحقیق اور تجربات سے یورپ میں مائکروسکوپ اور ٹیلی سکوپ کی ایجاد ممکن ہوئی تھی۔ ابن الہیثم نے محراب دار شیشے (Concave Mirror) پر ایک نقطہ معلوم کرنے کا طریقہ ایجاد کیا جس سے عینک کے شیشے دریافت ہوئے تھے۔

آنکھ کے حصے

ابن الہیثم نے آنکھ کے حصوں کی تشریح کے لئے ڈایاگرام بنائے اور ان کی تکنیکی اصطلاحات ایجاد کیں جیسے ریٹینا (Retina)، کیٹاریکٹ (Cataract)، کورنیا (Cornea) جو ابھی تک مستعمل ہیں۔ آنکھ کے بیچ کے ابھرے ہوئے حصہ (تپلی) کو اس نے عدسہ کہا جو مسور کی دال کی شکل کا ہوتا ہے۔ لاطینی میں مسور کو لینٹل (Lentil) کہتے ہیں جو بعد میں (Lens) بن گیا۔

مختلف بیماریوں کا انکشاف

علم طب کی آبرو شیخ بوعلی سینا (1037ء) نے سب سے پہلے تپ دق کا متعدی ہونا دریافت کیا تھا۔ شیخ الرئیس نے پانی کے ذریعہ بیماری کے پھیلنے کا بھی ذکر کیا۔ اس نے شہرہ آفاق تصنیف، القانون، میں انکشاف کیا کہ پانی کے اندر چھوٹے چھوٹے مہین کیڑے (مائکروب) ہوتے ہیں جو انسان کو بیمار کر دیتے ہیں۔ اس نے مریضوں کو بیہوش کرنے کے لئے افیون دینے کا کہا۔ اس نے ہی پھیپھڑے کی جھلی کا ورم (Pleurisy) معلوم کیا۔ اس نے انکشاف کیا کہ سل کی بیماری (Phthisis) متعدی ہوتی ہے۔ اس نے فن طب میں علم نفسیات کو داخل کیا اور دواؤں کے بغیر مریضوں کا نفسیاتی علاج کیا۔ اس نے بتلایا کہ ذیابیطس کے مریضوں کا پیشاب میٹھا ہوتا ہے۔ اس نے سب سے پہلے الکحل کے جراثیم کش (اینٹی سپٹک) ہونے کا ذکر کیا۔ اس نے ہرنیا کے آپریشن کا طریقہ بیان کیا۔ اس نے دماغی گلٹی (برین ٹیومر) اور معدہ کے ناسور (سٹامک السر) کا ذکر کیا۔ اس نے انکشاف کیا کہ نظام ہضم لعاب دہن سے شروع ہوتا ہے۔

آلات سرجری

مغربی ممالک کے ہسپتالوں میں سرجری کے آلات بالکل وہی ہیں جو دسویں صدی کے جلیل القدر اندلسی سرجن ابوالقاسم زہراوی (1013ء) نے ایجاد کئے تھے۔ اس نے 200 سے زیادہ سرجری کے آلات بنائے تھے۔ جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں: Fine Scissors for Eye Surgery، Scalpels، Bone Saws، Forceps۔ وہ پہلا سرجن تھا جس نے کہا کہ گھوڑے کی آنتوں سے بنے ٹانکے قدرتی طور پر جسم میں تحلیل ہو جاتے ہیں۔ یہ دریافت اس نے اس لمحہ کی جب اس کے عود کی تار (String) بندر ہڑپ کر گیا۔ اس نے دوائیوں کے کیپسول بھی ایسی آنتوں سے بنائے تھے۔

موتیا کے آپریشن

مسلمان اطباء نے افیون اور الکحل کو بطور (Anaesthetics) کے استعمال کیا تھا۔ مسلمانوں نے موتیا بند کے آپریشن کے لئے Hollow Needles ایجاد کیں جو اب بھی استعمال ہوتی ہیں۔

❁❁❁❁❁

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع نارووال تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 16/اکتوبر 2009ء کو برموقع سالانہ اجتماع ضلعی مجلس انصاراللہ ضلع نارووال ایقان احمد واقف نو ابن مکرم قاسم مقصود صاحب کی تقریب آمین منعقد ہوئی جس میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔ ایقان احمد مکرم ماسٹر مقصود احمد صاحب آف کلہ بستان افغاناں کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے۔ جس کی عمر تین سال گیارہ ماہ ہے۔ بچے کی درازی عمر اور مزید کامیابیوں کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

۞ مکرم راجہ رشید احمد صاحب کراچی سے تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم راجہ عرفان احمد صاحب کینیڈا کو مورخہ 8 ستمبر 2009ء کو شادی کے تقریباً 9 سال بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام راجہ آیان احمد تجویز ہوا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ دین کا خادم اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اسی طرح میرے بھتیجے مکرم راجہ شعیب احمد پاشا صاحب کینیڈا ابن مکرم راجہ نسیم احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے ایک بیٹی اور بیٹے کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام راجہ لبیب احمد پاشا تجویز ہوا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ دین کا خادم اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم عزیز احمد صاحب ولد مکرم صوفی احمد یار صاحب نصیر آباد غالب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ اللہ جوائی صاحبہ بعمر 72 سال مورخہ 24/اکتوبر 2009ء بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مورخہ 25/اکتوبر 2009ء کو 10:30 بجے صبح مکرم طاہر محمود ملہی صاحب معلم وقف جدید نے نصیر آباد غالب کی گراؤنڈ میں نماز جنازہ پڑھائی قبرستان عام میں قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ 1954ء میں مرحومہ کی شادی ہوئی اور 4 سال کے بعد 1958ء میں آپ نے بیعت کی۔ آپ اپنے خاندان میں واحد احمدی تھیں بہت صاف گو، ہمدردی خلق کے جذبہ سے سرشار، عبادت گزار اور صابر تھیں، باوجود ناخواندہ ہونے کے اپنی ساری اولاد کی تربیت انتہائی موثر انداز میں کی۔ فروری 2005ء میں اپنے سب سے بڑے بیٹے کی جواں سالہ وفات کے صدمہ کو انتہائی صبر سے برداشت کیا کینسر جیسی تکلیف دہ بیماری کو بھی حوصلے اور صبر سے برداشت کرتی رہی۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 4 بیٹے 3 بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں، نواسے، نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں، احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ انہیں غریق رحمت کرے جنت میں اعلیٰ مقام دے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم محسن جاوید صاحب کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خالو جان مکرم غلام احمد قمر صاحب صاحب مختصر علالت کے بعد مورخہ 3/اکتوبر 2009ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں انتقال کر گئے۔ اگلے دن مورخہ 4/اکتوبر کو آپ کا جنازہ مکرم منظور صاحب معلم نے پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر انہوں نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم خدا کے فضل سے اپنے بہن بھائیوں میں اکیلے احمدی تھے اور بہت نیک اور ملنسار آدمی تھے۔ مرحوم کی تدفین ان کے اپنے گاؤں چک نمبر 52/12-L چیچہ وطنی ضلع ساہیوال میں کی گئی۔ آپ نے سوگواران میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

۞ ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید وفروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کر لیں۔

﴿صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ﴾

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

مچھروں سے بچنے کے آزمودہ طریقے

مچھر کے کاٹنے سے ملیریائی بخار بکثرت پھیلتے ہیں جو ہر سال بے شمار قیمتی جانوں کے اتلاف کا باعث بنتے ہیں مچھروں سے نجات کے لیے ضروری ہے کہ ایسی جگہوں کا قلع قمع کیا جائے جہاں مچھروں کی افزائش نسل ہوتی ہے دوسرے ایسے طریق اختیار کئے جائیں کہ ان کے کاٹنے سے خود کو محفوظ کیا جاسکے اس مقصد کے لئے مچھر دانیوں کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔ نیز انہیں بھگانے کے لئے کئی ایسی تدابیر ہیں جو بہت موثر ہیں ایسی کیمیائی اشیاء کو جو مچھروں کو بھگانے کا کام کرتی ہیں انہیں مچھر بھگانے والی (Mosquito Repellents) کہا جاتا ہے بعض چیزوں کو جلایا جاتا ہے اور ان کے دھوئیں سے مچھر بھاگ جاتے ہیں مچھر بھگانے کے لئے مختلف کمپنیاں MAT تیار کر رہی ہیں جو مخصوص قسم کے بجلی کے ہیٹروں میں لگاتے ہیں اور ان میں سے اٹھنے والی بھینی بھینی مہک سے مچھر بھاگ جاتے ہیں بعض ایسی کیمیائی چیزیں ہیں جن کی بو سے مچھر بھاگ جاتے ہیں یہ چیزیں تیل یا ویزلین وغیرہ میں ملا کر جسم کے ننگے حصوں پر مل لی جاتی ہیں۔ بعض کیمیائی اشیاء کے چھڑکنے سے مچھر مر جاتے اور بو سے بھاگ جاتے ہیں۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ بعض کمپنیاں ایسے فارمولے تیار کر رہی ہیں جن میں مضر صحت کیمیکل استعمال ہوتے ہیں اور ان سے بعض لوگوں کو الرجی کے سبب تنفس کے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ ویسے بھی جو چیز سونے یا جاگنے کی حالت میں مسلسل گھنٹوں کے حساب سے بذریعہ سانس جسم انسانی میں داخل ہو رہی ہو اس کے نتائج خطرناک بھی ہو سکتے ہیں اور کئی قسم کے ذیلی عوارض و بداثرات بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ پس چاہیے کہ ایسی نقصان دہ اشیاء سے بچا جائے بالخصوص بچوں کی نازک صحت کے معاملہ میں یہ بات اور بھی زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ ہم ذیل میں بعض ایسے فارمولے درج کرتے ہیں جو ہم نے خود تیار کر کے مفید پائے ہیں۔

مچھر بھگانے والی کیمیائی اشیاء

ان میں سٹرونیلا آئل Citronella Oil ہے یہ Volatile Oil یا اڑ جانے والا تیل ہے جو Citron یعنی ترنج یا چکوترے کا خوشبودار تیل ہے اسے اردو میں روغن چکوترا کہتے ہیں یہ خارجاً مستعمل ہے۔ پرفیومری (خوشبو سازی) میں مختلف تیلوں کو خوشبودار بنانے کے کام آتا ہے اس کی خوشبو سے کیڑے مکوڑے اور مچھر نفرت کھاتے اور دور بھاگتے ہیں لہٰذا مچھروں کے بھگانے کے لیے اسے مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بعض طریقے درج ذیل ہیں۔

طریقہ نمبر 1:

☆ سٹرونیلا آئل ایک حصہ۔

☆ ویزلین یا وائٹ آئل یا تیل سرسوں خالص 3 حصہ

☆ خوشبو۔ روغن چنبیلی یا روغن گلاب یا دیگر حسب پسند کوئی خوشبو دار روغن (حسب ضرورت ملائیں)

☆ تمام اجزاء کو باہم ملائیں اور Air Tight ڈھکنے والی بوتل میں محفوظ رکھیں۔ ننگے حصوں پر ملیں اگرچہ یہ مرکب زہریلا نہیں تاہم منہ ناک، آنکھ وغیرہ کو بچائیں۔

طریقہ نمبر 2:

☆ سٹرونیلا آئل Citronella Oil آئل ایک حصہ۔

☆ یوکلپٹس آئل Eucalyptus Oil (روغن سفیدہ ایک حصہ)۔

☆ ست پودینہ (Menthol) ایک چوتھائی حصہ۔

☆ ویزلین یا وائٹ آئل یا تیل سرسوں خالص 8 حصہ (خوشبو حسب پسند وحسب ضرورت)۔

خانہ ساز میٹ:

عام استعمال شدہ میٹ یا عام میٹ کے سائز کا گتہ کاٹ کر یا کاغذ وغیرہ پر نسخہ نمبر 1 یا 2 کے چند قطرے لگا کر ہیٹر میں لگا دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ مچھر نہیں کاٹے گا۔ عام درمیانہ سائز کے کمرے کے لئے یہ کافی ہے۔ اگر بجلی نہ ہو تو لالٹین کی بتی ہلکی کر کے اس کی چھت پر رکھ سکتے ہیں۔ یہ خانہ ساز میٹ اور دیگر مذکورہ بالا طریق موثر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سستے بھی ہیں اور غریب لوگوں کی معاشی دسترس کے اندر ہیں۔ نیز بے روزگار لوگ ان اشیاء کو پیک کر کے بطور روزگار اپنا سکتے ہیں۔ ان چھوٹے چھوٹے کاموں میں خاصا مارجن ہے غرباء اپنے بچوں کا پیٹ بخوبی پال سکتے ہیں ان میں معاشرے کی خدمت بھی ہے اور باعزت روزگار بھی۔

اجزاء کا حصول:

ہم کسی فروخت کنندہ ادارے کے ہرگز ایجنٹ نہیں تاہم قارئین کی سہولت کے لئے قابل اعتماد لوگوں کی نشاندہی کر دیتے ہیں۔ جہاں سے اجزاء اصلی اور صحیح نرخوں پر مل سکتے ہیں۔ خود یا بذریعہ وی پی پی گھر بیٹھے منگوائیں یہ اشیاء عام طور پر لاہور ایسنس ہاؤس فون (042-666010_7630301)، کراچی امپورٹنگ ایجنسیز فون (042-7636557) پاپڑ منڈی بوتل بازار، شاہ عالم مارکیٹ لاہور سے مل جاتی ہیں۔

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2009ء کا چوتھا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 20 تا 26 نومبر 2009ء منایا جارہا ہے۔ تمام امراء، صدران وسیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن مناکر اس کی تفصیلی کارگزاری رپورٹ مرکز کو ارسال فرمائیں۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ نماز تہجد سے اس بابرکت ہفتہ کا آغاز کیا جائے۔ باجماعت نمازوں کے قیام کو یقینی بنایا جائے۔

☆ 20 نومبر 2009ء کا خطبہ جمعہ قرآن کریم کے فضائل و برکات، تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریوں کے متعلق دیا جائے۔

☆ ہر فرد جماعت قرآن کریم روزانہ کم ازکم دو رکوع تلاوت کر کے ترجمہ بھی پڑھے۔

☆ ہر سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لے کہ اس کے حلقہ میں جو انصار، خدام، اطفال، لجنات یا ناصرات میں سے جو ابھی تک قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتے، ان کو قرآن کریم پڑھانے کا فوری انتظام کیا جائے۔ نیز جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے، خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے روزانہ تلاوت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ دوران ہفتہ جماعت میں ایک اجلاس عام ضرور منعقد کرائیں جس میں قرآن کریم کے فضائل و برکات کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز ذیلی تنظیمیں اپنے اجلاسات میں بھی فضائل قرآن کو بیان کریں۔ مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم کے پروگرام بنائیں۔ اطفال و ناصرات کو حضرت مسیح موعود کی قرآن کریم کے بارہ میں نظمیں بھی یاد کروائی جائیں۔ دوران ہفتہ قرآن کریم کے فضائل و برکات کے بارے میں درس دیئے جائیں۔

☆ سیکرٹریان وصایا جائزہ لیں کہ ان کی جماعت میں موصیان قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔ پھر موصیان کی ڈیوٹی لگائیں کہ قواعد وصیت کے قاعدہ نمبر 17 کے مطابق کم ازکم دو ایسے احباب کو قرآن ناظرہ سکھائیں جو قرآن ناظرہ نہیں جانتے۔

☆ تمام جماعتوں سے پروگرام ہفتہ قرآن پر عمل کروا کر 15 دسمبر 2009ء تک دفتر نظارت تعلیم القرآن ربوہ میں اس کی رپورٹ ضرور ارسال فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

خبریں

چارسدہ بازار میں خودکش دھماکہ 35 افراد جاں بحق 64 زخمی

چارسدہ کی مرکزی غفور مارکیٹ میں فاروق اعظم چوک پر خودکش کار بم دھماکے میں 35 افراد جاں بحق اور 64 زخمی ہوگئے۔ دھماکے سے 50 سے زائد دکانیں اور متعدد گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ خودکش حملہ آور نے بارود سے بھری گاڑی کو زور دار دھماکے سے اس وقت اڑا دیا جبکہ بازار میں خریداروں کا رش تھا۔ متعدد افراد ملبے تلے دب گئے جس سے ہلاکتیں بڑھنے کا خدشہ ہے۔ زخمیوں کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور منتقل کردیا گیا ہے۔

خودکش حملے آپریشن کا ردعمل ہیں

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ خودکش حملے فوجی آپریشن کا ردعمل ہیں۔ یہ حملے مزید کچھ عرصہ جاری رہ سکتے ہیں۔ قومی اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اپنے وسائل میں رہتے ہوئے دہشت گردی سے نمٹیں گے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ عام نہیں ہے یہ گوریلا جنگ ہے اور دہشت گرد اپنے مضبوط گڑھ کے تباہ ہونے کے بعد اس قسم کے اقدامات کر رہے ہیں۔

سکردو اور گلگت کو بگ سٹی قرار دے دیا گیا

انتخابات شفاف اور منصفانہ ہونگے

وزیراعظم گیلانی نے سکردو اور گلگت کو بگ سٹی قرار دے دیا۔ سکردو میں پیپلز پارٹی کے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سکردو کے ائیر پورٹ کو انٹرنیشنل ائیر پورٹ بنایا جائے گا۔ وزیراعظم نے کہا کہ پولیس میں گلگت بلتستان کے لئے پانچ ہزار بھرتیاں کی جائیں گی۔ انتخابات شفاف اور منصفانہ ہونگے۔ پیپلز پارٹی بے نظیر بھٹو کے منشور کی تکمیل کرے گی۔

ملک بھر میں چینی بدستور نایاب لوگ مشکلات کا شکار

ربوہ سمیت ملک بھر میں چینی بدستور نایاب ہے۔ چھوٹی مارکیٹوں اور دکانوں پر چینی دستیاب نہیں۔ لوگ چینی کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں اور چینی کی عدم دستیابی کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہیں۔ اس سلسلہ میں اعلیٰ حکام کو فوری اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان چین سے 36 جدید جنگی جہاز خریدے گا

پاکستان چین سے 36 جدید جنگی جہاز خریدے گا۔ پاکستان کو 36 جنگی جہازوں کی فراہمی کے حوالے سے دونوں ممالک کے درمیان معاہدہ طے پاگیا ہے معاہدے کے تحت ابتدائی طور پر چین J-10 جنگی جہازوں کے دو سکوارڈنز فراہم کرے گا جبکہ مستقبل میں مزید طیارے بھی فراہم کئے جائیں گے۔

نقل مکانی کرنے والے خاندانوں کی تعداد 49 ہزار سے بڑھ گئی

جنوبی وزیرستان سے نقل مکانی کرنے والے متاثرہ خاندانوں کی رجسٹرڈ تعداد 49 ہزار سے تجاوز کرگئی ہے۔ نادرا کے مطابق اب تک 24 ہزار 4 سو خاندانوں کی تصدیق ہوچکی ہے۔ رتہ کلاچی سٹیڈیم کے علاوہ رنگپور اور نائیویلہ کے مراکز پر بھی متاثرین میں گھریلو استعمال کی اشیاء کی تقسیم کی جارہی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 12۔نومبر

طلوع فجر	5:06
طلوع آفتاب	6:31
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:13

اطلاع عام
ہماری مشہور ومعروف دوا
"حبوب مفید اٹھرا"
کی نقل تیار کر کے بیچی جارہی ہے اس لئے احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ خریدنے سے پہلے اچھی طرح تسلی کرلیا کریں۔ بہتر ہوگا کہ ہم سے خریدیں یا ہمارے مقرر کردہ سٹاکسٹ سے خرید فرمائیں۔
مینیجر ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار، ربوہ
047-6211434، 6212434

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی بااعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

طاہر ہومیوپیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کرسکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 042-5221477

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF JEWELLERS
Rabwah SINCE 1952
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

FD-10

Ph:6212868
Res:6212867
خالص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

احمدی بھائیوں کے لئے خاص رعایت
FAJAR RENT-A CAR
M.ABID BAIG
Contact No:0333-4301898

مکان کرایہ کے لئے خالی ہے
مکان واقع دارالعلوم شرقی مسرور، رقبہ آٹھ مرلے، تین کمرے، کچن، دو باتھ رومز، صحن ٹی وی لاؤنج پر مشتمل فون، گیس، کیبل، بجلی وغیرہ کی سہولت موجود ہے۔ زمینی پانی کا انتظام موجود ہے۔
برائے رابطہ: 0333-6713686

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Corbide Daies Corbide parts
Silver Brose instruments.
Shop No.4 Shaheen Market Madni Road new Dhurm pura Mustfa Abad Lahore mob:0300-9428050

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-5114822، 5118096